مدینۃ المسیح

قادیان ۲ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۴ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل سے گلے میں تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ اُمّ وسیم احمد حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تین دن سے بخار اور کھانسی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی صاحبزادی امۃ اللطیف کو ابھی بخار۔ کھانسی۔ اور نزلہ ہے۔ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے صاحبزادہ میاں انس احمد کو بھی کل سے بخار ہے۔ احباب سب کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

آج احمدیہ یونین کلب اور ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کی ٹیم کے درمیان فٹ بال کا میچ ہوا جس میں احمدیہ یونین کلب تین گول پر جیتا۔ ایم۔ اے۔ او کالج کی ٹیم نہایت عمدہ طریق سے کھیلی۔

قادیان میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

کئی ہزار احمدی مردوں اور عورتوں نے باقتداء حضرت امیر المومنین عیدگاہ میں نماز ادا کی

قادیان ۲ فروری۔ کل عید الاضحیٰ کی تقریب منائی گئی۔ مرد، عورتیں اور بچے صبح سے ہی عیدگاہ میں جانے لگ گئے جہاں ایک روز قبل فرش اور خواتین کے لئے پردہ کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ ۹ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پیدل عیدگاہ میں تشریف لائے۔ اور کچھ دیر محراب عید گاہ کے سامنے بیٹھ کر لوگوں کے آنے کا انتظار فرماتے رہے۔ جو ہر طرف سے کثرت کے ساتھ آ رہے تھے۔ چونکہ مجمع کئی ہزار کا تھا اور سب تک آواز پہونچانے کے لئے مختلف مقامات پر مکبّر مقرر کرنے ضروری تھے۔ اس لئے حضور نے نماز شروع کرانے سے قبل چند ایسے اصحاب کو جن کی آواز بلند تھی۔ مختلف جگہوں پر تکبیر کہنے کے لئے مقرر فرما دیا۔ اس کے بعد نماز پڑھائی۔ جو ساڑھے دس بجے ختم ہوئی۔ پھر پردہ کے قریب ممبر پر کھڑے ہو کر خطبۂ عید ارشاد فرمایا۔ اور سارے مجمع کو آواز پہونچانے کے لئے حضور نے حسب معمول ذیل کے اصحاب کو کچھ کچھ فاصلہ پر کھڑا کر دیا۔ (۱) مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب (۲) شیخ عبد القادر صاحب مبلغ۔ (۳) حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل (۴) مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر (۵) مولوی جلیل احمد صاحب ناصر بی اے۔ (۶) مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز۔ مولوی فاضل۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ایک ایک فقرہ فرماتے۔ جسے مولوی اللہ دتا صاحب دوہراتے۔ اور پھر دوسرے اصحاب مجمع کو سناتے۔ سوا بارہ بجے خطبہ ختم ہوا۔ اور حضور نے تمام مجمع سمیت دُعا فرمائی۔ پھر سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ ایک بجے کے بعد حضور پیدل ہی واپس تشریف لائے۔

مضافات کے کئی ایک دیہات مثلاً قادہ۔ کلا نوالی۔ لودھی ننگل اٹھوال۔ ننگل۔ ماچھیاں۔ خان فتح۔ تلونڈی۔ فیض اللہ چک۔ کھارا۔ بھینی۔ ننگل وغیرہ سے بہت سے اصحاب بھی آئے ہوئے تھے۔ باہر دیہات میں نماز پڑھانے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے حافظ قدرت اللہ صاحب۔ حافظ مبارک احمد صاحب۔ مولوی نور الحق صاحب۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب۔ مولوی محمد اعظم صاحب۔ مولوی محمد عثمان صاحب۔ خورشید احمد صاحب مجاہد اور مولوی عبد القادر صاحب دہلوی کو بھیجا۔

بھیڑ، بکرے، دُنبے وغیرہ کی قربانیاں لوگوں نے اپنے اپنے گھروں میں کیں۔ اور گایوں کی قربانی مذبح میں کی گئی۔ چنانچہ کل اور آج ۶۲ گائیں اور بچھڑے ذبح کئے گئے۔ حسب معمول محلوں میں گوشت جمع کر کے باقاعدہ طور پر غرباء اور مستحقین میں تقسیم کیا گیا۔ اردگرد کے دیہات کے بہت سے غریب مردوں اور عورتوں کو بھی دیا گیا۔ رات کو پرائمری سکول کے احاطہ میں بزم آفتاب نے ایک معمولی سا مشاعرہ منعقد کیا جس میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ آج۔

135

اخبار فاروق کا چندہ اڑھائی روپیہ سالانہ کر دیا ہے

۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو جلسہ سالانہ پر اخبارات کے متعلق تحریک فرماتے ہوئے سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اخبار "فاروق" کے متعلق جو ارشاد فرمایا اس میں یہ ذکر تھا کہ:-

(۱) فاروق اب ایک نئے انتظام کے ماتحت شائع ہونا شروع ہوا ہے اور یہ انتظام کیا گیا ہے کہ اس میں باقاعدہ میرا خطبہ جمعہ شائع ہوا کرے۔ تاکہ وہ دوست جو "الفضل" خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ فاروق خرید کر سلسلہ کی تمام اہم خبروں اور خطبات وغیرہ سے آگاہ ہوتے رہیں۔ پہلے اس کی قیمت پانچ روپیہ سالانہ تھی مگر اب تین روپیہ کر دی گئی ہے۔ یہ کوئی زیادہ قیمت نہیں۔ ایک آنہ میں دوستوں کو ہر ہفتہ علاوہ دیگر مضامین اور خبروں کے میرا خطبہ جمعہ فاروق کے ذریعہ مل جائیگا جس کا پڑھنا جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔

(۲) "فاروق" چونکہ تحریک جدید کے بہت سے کاموں کے ساتھ تعاون کر رہا ہے اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ کوشش کی جائے یہ اخبار اور زیادہ سستا ہو جائے علاوہ ازیں اس کے اندر بعض اور ایسی باتیں پیدا کی جائیں جو تحریک جدید کے لئے مفید ہوں۔ تاکہ جماعت کو ایک سستا اخبار مل جائے اور وہ کثرت کے ساتھ ہماری جماعت میں پھیل کر تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کی اشاعت کے سلسلے میں انشاء اللہ اس بارہ میں اپنی کوششوں کو جاری رکھوں گا۔

(۳) میں سمجھتا ہوں اگر فاروق کی قیمت اڑھائی روپے سالانہ ہو جائے تو اس کی اشاعت بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ پس دوستوں کو اخبار فاروق کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ یہ اخبار جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے۔"

الحمد للہ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کی فوراً تعمیل کر دوں۔ اس لئے میں احباب کو بشارت دیتا ہوں کہ سال رواں ۱۹۳۹ء سے فاروق کا سالانہ چندہ بجائے پانچ روپیہ سابقہ اور تین روپیہ مقررہ حال چندہ کے صرف اڑھائی روپیہ سالانہ لیا جائیگا اور میں سمجھتا ہوں کہ جو برکت اور ترقی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشا اور ارشاد فرمودہ دو روپیہ آٹھ آنہ سالانہ چندہ میں ہوگی وہ پانچ روپیہ اور تین روپیہ سالانہ والے میں ہرگز نہ ہوگی۔ میرا دل اس خوشی سے لبریز ہے کہ میں نے جلسہ سے جلد حضور کے منشاء کو پورا کرنے کی شرح صدر سے تعمیل کی۔ فللہ الحمد۔ میں نے اپنی طاقت کے مطابق حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے منشاء کو پورا کر دیا ہے اب احباب کا فرض ہے کہ حضور کے اس ارشاد اور تحریک کی تعمیل میں کہ دوستوں کو اخبار فاروق کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ فاروق جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے۔ اپنی پوری کوشش صرف کر کے فاروق کے لئے خریدار پیدا کریں خود بھی خریدیں دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ اور کوئی لکھا پڑھا احمدی ایسا نہ ہو جو اڑھائی روپیہ سالانہ دینے کی طاقت رکھتا ہوا ابھی فاروق نہ خرید سکے ہر خواندہ احمدی کے گھر میں فاروق پہنچ جانا چاہیئے۔ یہ خوب سمجھ لو کہ صرف ایک خطبہ جمعہ ہی ایسی بے بہا نعمت اور معارف و حقائق کا خزانہ ہے۔ جس کے لئے آئندہ آنے والی آپ کی نسلیں ہزارہا روپیہ صرف کر کے حاصل کرنے میں بھی مشکل سے کامیاب ہونگی۔ جو آج آپ کو صرف اڑھائی روپیہ سالانہ خرچ کر کے گھر بیٹھے حاصل ہو سکتا ہے پس آپ کا قومی اور لازمی فرض ہے کہ آج سے اپنے گھروں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبات کا مکمل فائل اپنی آئندہ نسل کے واسطے محفوظ کر کے رکھیں۔ خدا آپ کو خود اتفاد کرے۔ آمین

جن خریداران نے ۱۹۳۹ء کا چندہ بحساب تین روپیہ ادا کر دیا ہے ان کو ۸ پرچے زائد دیئے جاویں گے اگلے سال ان سے صرف ۲ روپیہ لئے جاویں گے

فاروق ہر انگریزی مہینے میں ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر سہیل الولادت منگوا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (للعہ) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

وصیتیں

نمبر ۵۳۰۵ :۔ منکہ حمیدہ خاتون زوجہ صدیق احمد قوم شیخ عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقول وغیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۵۰۰ روپیہ مہر جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور ایک سو روپیہ کا زیور ہے (اسی روپے کا زیور طلائی۔ اور بیس روپے کا زیور نقرئی) کل چھ صد روپیہ میری جائیداد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی اور جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور بھی میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اور میرے ورثاء کا فرض ہوگا۔ کہ میری اس وصیت کی پوری پابندی کریں۔ اور اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ تو وہ رقم حصہ وصیت جائیداد ۱/۱۰ سے منہا کر کے باقی رقم صدر انجمن احمدیہ میرے ورثاء سے وصول کر سکتی ہے۔ الامۃ۔ حمیدہ خاتون بقلم خود۔ گواہ شد عبدالسلام بھنگالوی قادیان۔ گواہ شد۔ صدیق احمد خاوند موصیہ قادیان۔

نمبر ۵۳۰۰ :۔ منکہ مرزا غلام سرور احمدی ولد مرزا علی گوہر قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال۔ تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن کوٹلہ مغلاں ڈاکخانہ خاص ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے (۱) ایک مکان خام جس میں میرا ۱/۴ حصہ ہے۔ مالیتی سالم سہ صد روپیہ ہے۔ اس میں دو صد روپیہ کا حصہ ہے (ب) ۲۴۴۲ روپے بصورت پراویڈنٹ فنڈ ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازیخاں میں ہے۔ جس کی وصولی اختتام عرصہ ملازمت پر ہوگی۔ اور اس کی ادائیگی بھی اس وقت ہوگی (۲) لیکن میرا گزارہ جائیداد مذکور پر نہیں ہے۔ بلکہ گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو ۴۷ روپے ماہوار کے حساب سے ملتا ہے۔ میں تازیست اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ میری جائیداد کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے۔
العبد۔ مرزا غلام سرور احمدی سکنہ کوٹلہ مغلاں۔ گواہ شد۔ اللہ بخش غازی۔ گواہ شد۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۵۳۰۶ :۔ منکہ حسین بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم راجپوت عمر تقریباً ساٹھ سال۔ تاریخ بیعت جولائی ۱۹۳۱ء ساکن کاہنووان۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد بتفصیل ذیل کی قیمت یک صد روپیہ ہے۔ ڈنڈیاں طلائی ۳ تولہ ۱۲ مندری طلائی دو عدد یک تولہ ۱۲ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مہر میں نے وصول کر لیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے مبلغ پانچ روپے ماہوار ذاتی خرچ کے لئے ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔
الامۃ۔ حسین بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ غلام حسین پسر موصیہ کاہنووان گواہ شد:۔ محمد عبداللہ احمدی پسر موصیہ۔ کاہنووان :۔

فہرست مضامین رسالہ ریویو اُردو

بابت ماہ فروری ۱۹۳۹ء

رسالہ کا چندہ سالانہ تین روپے ہے۔ طلبہ سے اڑھائی روپیہ۔ آج ہی مینیجر ریویو اردو قادیان کے نام چندہ بھیج کر خریداری منظور فرمائیں۔ اور مذکورہ بالا شاندار علمی مضامین پڑھ کر محظوظ ہوں۔
مینیجر ریویو اردو

بعدالت احسن الدین صاحب معلیٰ سب جج بہادر درجہ سوم سیالکوٹ

فرم عبدالحمید وعبداللطیف بذریعہ شیخ عبدالحمید سکنہ شہر سیالکوٹ مدعی
بنام۔ گپتا سپورٹس ورکس بذریعہ بہاری لال گپتا مالک وکارکن سکنہ رتن سنگھ روڈ سیالکوٹ شہر حال رانی کھیت Rani Khet ضلع المورڑہ۔ محمد علی ولد نامعلوم قوم جٹ سکنہ پکا گڑھ تحصیل سیالکوٹ مدعاعلیہم۔

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۔/۳/ ۲۲۸ بذریعہ دوچہ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعاعلیہم کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے پس بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعاعلیہم مذکور اصالتاً یا وکالتاً مورخہ ۲۷/۲/۳۹ کو بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کرو۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت جاری ہوا۔ ۳۰/۱/۳۹

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

139

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

بارڈولی یکم فروری۔ کل گاندھی جی نے مسٹر بوس کے انتخاب پر اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں اس کے سخت خلاف تھا۔ اور ڈاکٹر سیتارامیہ نے چونکہ میرے کہنے پر اپنا نام واپس نہیں لیا تھا۔ اس لئے ان کی شکست دراصل میری شکست ہے۔ اور اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ڈیلیگیٹوں کو میرے عقائد اور پالیسی پر اعتماد نہیں۔ کانگرس کی آرگنائزیشن میں بے قاعدگی بہت بڑھ گئی ہے۔ اور اس کے رجسٹروں میں بہت سے جعلی ممبروں کے نام درج ہیں۔ موجودہ ورکنگ کمیٹی مسٹر بوس کے نزدیک چونکہ اعتدال پسند ہے اس لئے انہیں اب نئی کمیٹی بنانی چاہئے۔

بارڈولی یکم فروری۔ گاندھی جی نے ایک بیان کے دوران میں کہا ہے کہ راجکوٹ کے تنازعہ کا فیصلہ سردار پٹیل نے مشکل سے کرایا تھا۔ مگر ریذیڈنٹ نے سب کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ اور اب یہ معرکہ ٹھاکر اور رعایا کے درمیان نہیں۔ بلکہ کانگرس اور برطانوی حکومت کے درمیان ہے۔ ریذیڈنٹ غنڈہ پن کا سہارا لے رہا ہے۔

دہلی یکم فروری۔ پرسوں یہاں کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں وائسرائے کا پیغام سنایا گیا۔ اس موقعہ پر کانگرسی ممبر بیٹھے رہے اور باقی سب نے کھڑے ہو کر اسے سنا

مالدہ یکم فروری۔ مسٹر بوس کے انتخاب پر گاندھی جی نے جو بیان دیا ہے اس کے متعلق انہوں نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ میں اس کے متعلق فی الحال کچھ نہیں چاہتا۔ بلکہ اپنے دوستوں اور رفقاء کار کے مشورہ کے بعد کوئی بیان دونگا۔

دہلی یکم فروری۔ کانگرس پارٹی نے مرکزی اسمبلی کی میعاد میں توسیع نہ کرنے کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ جسے وائسرائے نے نامنظور کر دیا ہے۔

لکھنؤ یکم فروری۔ ضلع دربھنگہ کے ایک مقام پر ہندوؤں کے ہجوم نے عید منانے والے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے مداخلت کی۔ مگر بے سود۔ آخر پولیس نے گولی چلا دی جس کے نتیجہ میں ایک ہندو ہلاک اور تین مجروح ہوئے۔

ناگپور یکم فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ روئی کی فصل کی تباہی کی وجہ سے حکومت سی۔ پی و برار نے کسانوں کو قریباً پندرہ لاکھ روپیہ مالیہ کی رقم میں سے معاف کر دیا ہے۔

لنڈن یکم فروری۔ چین کے جنرل چیانگ کائی شیک نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ میں اس وقت تک ۷ لاکھ جاپانی افسر اور سپاہی ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔

بارڈولی یکم فروری۔ سردار پٹیل نے اعلان کیا ہے کہ ریاست راجکوٹ کا ستیہ گرہ آل انڈیا حیثیت رکھتا ہے۔ ہر کانگرسی کو قربانی کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ امپیریلزم کے خلاف کانگرس کی آخری جنگ کا بگل بج چکا ہے۔ یہ ایک اہم سوال ہے کہ اس پر کانگرسی وزارتوں کو مستعفی ہونے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔ مسز گاندھی کستور بائی بھی راجکوٹ میں ستیہ گرہ کے لئے جا رہی ہیں

دہلی یکم فروری۔ آج ساڑھے چار بجے شام سیٹھ جمنا لال بجاج جے پور ریلوے سٹیشن پر اترے اور چند منٹ کے اندر اندر گرفتار کر لئے گئے۔ معلوم نہیں پولیس انہیں کہاں لے گئی ہے۔ گاندھی جی نے کل ایک بیان شائع کیا تھا۔ کہ اس معاملہ میں برطانوی ریذیڈنٹ مداخلت کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک اعلان شائع کر کے اس کی تردید کی ہے۔

الہ آباد یکم فروری۔ جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس اسی ماہ میں طلب کیا جائے گا۔ تاریخ اور مقام کا فیصلہ جناب صدر کریں گے جس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

لاہور یکم فروری۔ گورنمنٹ پنجاب ایک بل مرتب کر رہی ہے جس کے رو سے اسمبلی کے ممبر کو آئندہ دو صد روپیہ ماہوار تنخواہ ملا کرے گی۔ آج کل حاضری کے دنوں میں ممبروں کو ۲۲½ روپیہ روزانہ الاؤنس ملتا ہے۔

پونا یکم فروری۔ کانگرس کے صدر کے انتخاب کے بارے میں گاندھی جی نے ایک بیان دیا تھا۔ اس کے متعلق یہاں کے انتہا پسندوں نے ایک جلسہ کر کے اس پر اظہار افسوس کیا ہے۔

لکھنؤ یکم فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بوس کے صدر منتخب ہونے پر ہائی کمانڈ کے آٹھ ممبر مستعفی ہو گئے ہیں۔ جن میں سردار پٹیل۔ ڈاکٹر پرشاد۔ مسٹر جیرام داس دولت رام۔ آچاریہ کرپلانی۔ مسٹر شنکر راؤ دیو۔ سیٹھ جمنا لال بجاج اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور مولانا ابوالکلام آزاد ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے متعلق ابھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ شامل رہیں گے یا نہیں۔ مسٹر بوس اب نئی ورکنگ کمیٹی مرتب کریں گے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ مدراس کے مسٹر سری نواس آئینگر کو بھی جو ایک عرصہ تک کانگرس سے باہر رہنے کے بعد دوبارہ شامل ہوتے ہیں۔ شامل کیا جائے گا۔

لنڈن یکم فروری۔ پرسوں ہٹلر نے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ جرمنی کے دل میں فرانس اور برطانیہ کے خلاف نفرت نہیں ہے۔ بلکہ ہم امن اور دوستی کے تعلقات ان کے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں لیکن اگر اٹلی کے ساتھ کسی کی جنگ شروع ہوئی۔ تو ہم اس کا ساتھ ضرور دیں گے۔ اور ہم دونو مل کر یورپین تمدن کو تباہی سے بچائیں گے میری رائے میں امن و امان کا دور دورہ کافی عرصہ تک رہے گا۔ اور جنگ نہیں ہوگی۔ البتہ ہم اپنی نوآبادیاں ضرور واپس لیں گے۔ کیونکہ ہمیں پھیلنے کے لئے جگہ اور خام چیزوں کی ضرورت ہے۔

لنڈن یکم فروری۔ مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے کہ مسٹر بوس کا دوبارہ انتخاب سخت غلطی ہے۔ کیونکہ گذشتہ سال بھی وہ امتحان میں پورے نہیں اترے۔

کلکتہ یکم فروری۔ مسٹر بوس کے انتخاب پر گاندھی جی نے جن مایوس کن حالات کا اظہار کیا ہے اس کے متعلق بعض کانگرسی لیڈروں نے بیانات شائع کرائے ہیں۔ جن میں ان کو تسلی دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ملک ان کی جدائی کو کبھی گوارا نہیں کرے گا۔ اور کہ ڈیلیگیٹوں نے غلط فہمی میں آ کر یہ ووٹ دیئے ہیں

سکھر یکم فروری۔ قریباً ایک سال ہوا پانچ سوداگران پارچہ نے بہت سا کپڑا محصول ادا کئے بغیر دکانوں میں رکھ لیا تھا۔ ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ اور اب ان کو پانچ لاکھ روپیہ جرمانہ ہوا ہے نیز ان کی جائیداد بھی ضبط کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پولیس نے ان کے مکانوں اور دکانوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

پونا یکم فروری۔ ڈاکٹر امبیدکر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ فیڈریشن میں ریاستوں کی شرکت اس لئے لازمی کر دی گئی ہے۔ تاکہ اس طرح ہندوستان پر برطانیہ کا اقتدار قائم رہے۔ ریاستوں کو صوبوں میں شامل کر کے حکمرانوں کے لئے سالانہ وظائف مقرر کر دینے چاہئیں۔

پیرس ۳۱ جنوری۔ حکومت فرانس نے فیصلہ کیا ہے کہ سپین کی جمہوری حکومت کے جو سپاہی یہاں آئیں گے۔ وہ اگر جنرل فرانکو کے علاقہ میں جانا چاہیں۔ تو انہیں وہاں بھیج دیا جائے گا۔ پوپ نے جنرل فرانکو سے اپیل کی ہے کہ رحم سے کام لے اور اس امر کا اعلان کر دے۔ کہ جو پناہ گزین سپین میں واپس آ کر آباد ہونا چاہیں۔ وہ بغیر کسی خوف و خطر کے رہ سکتے ہیں۔

پیرس یکم فروری۔ اطالوی پریس میں اس قسم کے مضامین شائع ہو رہے ہیں کہ سولینی اب جنرل فرینکو سے اس مدد کی قیمت وصول کرے گا۔ جو اس نے اسے دی ہے۔ اور ممکن ہے یہ فوجی امداد کی صورت میں ہو۔ جو فرانس کے خلاف حاصل کی جائے۔ اور اگر جنرل فرینکو کی طرف سے فوجی امداد کا یقین ہو گیا۔ تو اغلب ہے کہ فرانس کے ساتھ اٹلی کی جنگ شروع ہو جائے گی۔ صورت حالات کے پیش نظر فرانس نے بھی زور شور کے ساتھ جنگی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دس فروری آخری تاریخ ہے۔ جس میں ہندوستان کے دوست تحریک جدید میں حصہ لے سکتے ہیں ؛

(۲) اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک ایسے ثمرات پیدا کرنے والی ہے۔ کہ نسلیں اس سے برکت پائیں گی۔ پس اس میں حصہ لینا گویا اپنی نسلوں کے لئے برکت کی بنیاد رکھنا ہے ؛

(۳) مجھے افسوس ہے کہ جہاں حصہ لینے والوں نے آگے سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ اور بعض نے گزشتہ سالوں کی بھی تلافی کی ہے وہاں بعض بڑی بڑی جماعتیں اب تک خاموش ہیں ؛

(۴) ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ ان کی لسٹ راستہ میں ضائع ہو گئی ہو۔ یا ممکن ہے سکرٹری نے خیال کیا ہو کہ وہ لسٹ بھجوا چکا ہے لیکن اس کے پاس پڑی رہی ہو۔ اس لئے جماعتوں کو اس طرف سے تسلی کر لینی چاہیئے۔ ایسی کئی مثالیں اس سال میں سامنے آئی ہیں کہ راستہ میں لسٹ غائب ہو گئی یا سکرٹری کو بھیجنے کا خیال نہ رہا ؛

(۵) ہو سکتا ہے کہ سکرٹری خود نادہند ہو اور اپنے نقص پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کو بھی تحریک نہ کرتا ہو مگر اس طرح ثواب سے محروم رہنے کی ذمہ داری بھی افراد ہی پر ہو گی ؛

(۶) بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جنکا ہمیشہ موقعہ ملتا رہتا ہے۔ لیکن بعض نیکیوں کا موقعہ صدیوں میں ملتا ہے۔ اور جو اس سے محروم رہ جاتے ہیں ندامت کا شکار ہوتے ہیں مگر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ پھر کیوں نہ انسان ندامت کے وقت سے پہلے ہی اپنے لئے زاد راہ مہیا کرے ؛

(۷) جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں تحریک جدید سے تبلیغ اسلام کی ایک مستقل بنیاد رکھی جائیگی۔ پس یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور کوؤں اور سراؤں کے بنانے سے بہت زیادہ موجب ثواب ؛

(۸) لوگ اولاد کے لئے تڑپتے ہیں کہ شائد ان سے نیک نام باقی رہے۔ مگر اولاد کی نیکی کا ذمہ دار کون ہو سکتا ہے مگر تحریک جدید کا حصہ نیک نام قائم رہنے کی بفضلہ تعالیٰ ضمانت ہے۔ اور کیا تعجب کہ جو اس ذریعہ سے اپنی نیکی کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ اس کی اولاد کو بھی نیکی کا قائم کرنے والا بنا دے ؛

(۹) جو کسی کو نیکی کی تحریک کرے۔ وہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوتا ہے پس اگر آپ حصہ لے چکے ہیں تو دوسروں کو تحریک کریں۔ اور ان تک یہ آواز پہونچا دیں۔ اور اگر آپ بوجہ معذوری حصہ نہیں لے سکے۔ تب بھی یہ کام کریں۔ تا وہ ثواب جو آپ اپنے روپے سے نہیں حاصل کر سکے۔ دوسرے کے روپیہ سے آپکو حاصل ہو جائے ؛

(۱۰) سب سے آخر میں آپکو یہ توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک میں برکت دے۔ اور اس میں حصہ لینے والوں کے مالوں اور جانوں اور عزت میں برکت دے۔ اور ان کی پائدار نیک یادگار قائم کرے۔ اور ایسا ہو کہ اس تحریک کے ذریعہ سے اربوں کروڑوں بندگان خدا کو خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھنا نصیب ہو اور اسلام کا بول بالا ہو ؛ اللّٰھم اٰمین

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ

حکومتِ برطانیہ کی روزافزوں مشکلات

کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ جبکہ حکومت برطانیہ دُنیا کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ طاقتور حکومت سمجھی جاتی تھی۔ دوسری حکومتوں کی نگاہیں اس کی طرف اٹھی رہتی تھیں۔ کوئی بین الاقوامی مسئلہ ایسا نہ تھا۔ جو برطانیہ کی رائے اور منشا کے خلاف طے پا سکتا تھا۔ کوئی سیاسی معاملہ ایسا نہ تھا۔ جس کے تصفیہ میں برطانیہ کا دخل نہ ہوتا۔ گویا برطانیہ نہ صرف دُنیا کی سیاسی پالیسی کا نگران تھا۔ بلکہ اس کے ڈھالنے والا بھی تھا۔ لیکن ہر کہ آلے را زوالے کی حقیقت برطانیہ کے بارے میں بھی پوری ہوتی نظر آ رہی ہے۔ اور روز بروز ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ کا وقار اب روبہ زوال ہے۔ جنگ عظیم میں برطانیہ کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی تھی۔ اور جرمنی کو نہایت ہی خطرناک شکست۔ لیکن کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ اٹھارہ بیس سال کے عرصہ میں حالات نے ایسا پلٹا کھایا ہے کہ سب سے زیادہ ہزیمت خوردہ حکومت سب سے بڑھ کر فاتح حکومت کے مقابلہ میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جنگِ عظیم کے بعد جرمنی کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ بہت بڑا تاوانِ جنگ ادا کرے۔ اور اس نے ادا کیا۔ اس سے اس کی نوآبادیات چھین لی گئیں۔ اور بھی کئی قسم کی پابندیاں اس پر عائد کی گئیں۔ تاکہ وہ پھر کبھی وقت سر نہ اٹھا سکے۔ لیکن سب کچھ برداشت کرنے کے بعد چند ہی سال میں جرمنی نے سر اٹھایا۔ اور ایسا اٹھایا۔ کہ دوسروں کے سر اس کے آگے جھکے جا رہے ہیں۔ جرمنی نے بغیر خون کا ایک قطرہ گرائے آسٹریا کے وسیع ملک پر قبضہ کر لیا۔ پھر اس سے بھی زیادہ سہولت کے ساتھ چیکوسلوویکیا کو اپنے تصرف میں لے لیا۔ مگر برطانیہ کچھ نہ کر سکا۔ اور آج جرمنی کا ڈکٹیٹر ہر ہٹلر بڑے فخر کے ساتھ یہ کہہ کر برطانیہ کو مرعوب کر رہا ہے۔ کہ

"آسٹریا اور سوڈٹن لینڈ کے الحاق سے جرمن فوج میں قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے۔ نئی جرمن فوج کے متعلق ہمارا تجربہ مایوس کُن نہیں۔ بلکہ اس کی قابلیت پر ہمارا اعتماد زیادہ پختہ ہو گیا ہے"

اور اس طرح چاہتا ہے۔ کہ اپنی نوآبادیات واپس لے لے۔ چنانچہ اس نے اپنی فوجی طاقت کا اعلان کرتے ہی یہ کہہ بھی دیا ہے۔ کہ:۔

"اقتصادی لحاظ سے زیادہ بہتر ہوتا اگر جرمنی کو اس کی نوآبادیات واپس کر دی جائیں۔ سات کروڑ بے روزگاروں کو کام مہیا کرنا زیادہ ضروری ہے۔ ان کی اجرتیں بڑھانے سے کوئی فائدہ نہیں کھانے پینے کی اشیا خریدنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنا مال باہر بھیجیں جرمنی کے لوگوں کو اپنا مال باہر بھیجنا چاہیئے۔ یا مر جانا چاہیئے۔ میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ جرمنی کے لوگ زندہ رہیں گے۔ ان کے لیڈر انہیں زندہ رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے"

اگرچہ ہر ہٹلر نے اس موقعہ پر یہ بھی کہا ہے۔ کہ:۔

"صرف جنگ پسند لوگوں کا خیال ہے کہ جنگ ہو گی۔ میرے خیال میں دُنیا میں طویل عرصہ تک امن رہے گا"

مگر وہ یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکا۔ کہ:۔ "جرمنی کو برطانیہ اور فرانس کے خلاف نفرت نہیں۔ وہ ان کے ساتھ امن کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اگر اٹلی جنگ میں شامل ہوا۔ تو جرمنی لازمی طور پر اس کی امداد کرے گا۔ فیسٹ اٹلی اور نیشنل سوشلسٹ جرمنی یورپ کی تہذیب کی حفاظت کریں گے"

ان حالات میں جنگ کا خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ جرمنی افریقہ کی نوآبادیات لینے پر تلا ہوا ہے۔ ادھر اٹلی بھی فرانس کے مقبوضات افریقہ پر قابض ہونے کے لئے بیتاب ہو رہا ہے۔ یہ دونوں ممالک یا تو اپنے مطالبہ کو پورا کرائیں گے۔ یا پھر جنگ کا بگل بج جائے گا۔ برطانیہ کی اب بھی یہی کوشش ہے۔ کہ جنگ نہ چھڑے۔ اور دُنیا تباہی و بربادی سے بچ جائے۔ لیکن عام طور پر اس کے متعلق یہ نہیں خیال کیا جاتا۔ کہ وہ دُنیا کو ہلاکت سے بچانا چاہتا ہے۔ بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ جنگ سے خائف ہے۔ برطانیہ نے پہلے کئی مواقع پر اس قسم کی نکتہ چینی نہ صرف غیروں کی بلکہ اپنوں کی بھی برداشت کر لی۔ جرمنی نے رائن لینڈ آسٹریا۔ اور چیکوسلوویکیا پر قبضہ کر لیا۔ اور برطانیہ خاموش رہا۔ اٹلی نے ابی سینیا پر قبضہ جما لیا۔ اور برطانیہ نے مزاحمت نہ کی۔ لیکن نوآبادیات کے متعلق جو خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اسے خاموشی سے برداشت کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ اس مطالبہ کا پورا کرنا برطانیہ کے وقار کو بالکل ختم کر دینے کے مترادف ہو گا:۔

کون کہہ سکتا ہے۔ کہ امروز فردا میں پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آنے والا ہے۔ اور دُنیا میں کس قدر تباہی اور بربادی پھیلنے والی ہے۔ ہندوستان میں ایک طرف بدامنی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور دوسری طرف قحط اور مصائب ہر طرف سے مونہہ کھولے دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ ان حالات کی وجہ سے ہندوستان میں بھی اب برطانیہ کو وہ اطمینان حاصل نہیں۔ جو جنگ عظیم کے وقت میسر تھا۔ اور یہ یقینی بات ہے۔ کہ کوئی گھڑی برطانیہ کے لئے جس قدر نازک ہو گی۔ اسی قدر زیادہ ہندوستان پر بھی اثر انداز ہو گی:۔

عیدِ اضحےٰ بخیریت گزر گئی۔

یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ تمام ہندوستان میں سوائے ایک دو مقامات کے عید اضحیٰ کی تقریب باامن گزر گئی۔ مسلمانوں نے برادرانِ وطن کے جذبات اور احساسات کا لحاظ کرتے ہوئے گائے کی قربانی میں ہر ممکن احتیاط کی۔ اور ہندوؤں نے مسلمانوں کے اس مذہبی فریضہ میں خواہ مخواہ مداخلت کر کے بدمزگی نہ پیدا کی:۔

کاش ہندو مسلمانوں میں اس سے بھی زیادہ رواداری پائی جائے۔ وہ ایک دوسرے کی خوشی کو اپنی خوشی اور ایک دوسرے کے غم کو اپنا غم سمجھیں۔ اور کسی کے مذہبی امور میں مداخلت کرنے کی بجائے ہر ممکن سہولت پیدا کریں:۔

جب تک یہ صورت نہ پیدا ہو گی۔ ہندوستان باہم رفعت پر نہیں پہنچ سکیگا۔ اور باوقار ملکوں میں اس کا شمار نہ ہو گا:۔

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے خطبہ صدارت پر ایک نظر

(۲)

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں جس امر پر زیادہ زور دیا ہے۔ وہ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور اس کی اشاعت ہے۔ اس کے علاوہ اپنی بعض کتب کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے گزشتہ پچیس سالہ عرصہ میں لکھیں۔ اور شائع کیں۔ اور جن کے منافع سے انہوں نے تجارتی رنگ میں ہزارہا روپیہ حاصل کیا۔

قرآن مجید کا ترجمہ جس پر ہر تقریر اور تحریر میں فخر کیا جاتا ہے۔ وہی ہے جو مولوی صاحب نے قادیان میں تیار کیا تھا۔ اور اس کے عوض میں ایک بھاری تنخواہ وصول کرتے رہے لیکن جب مسئلہ خلافت پر اختلاف ہوا۔ اور مولوی صاحب اپنے "جمہوریت" کے خواب کو پورا نہ ہوتے دیکھ کر مرکز احمدیت کو چھوڑ کر لاہور چلدیئے تو جاتے ہوئے "ترجمہ قرآن مجید" کی اس قومی امانت کو بھی ساتھ ہی لے گئے اور پھر وہاں پر جا کر اس میں بہت سا ردو بدل کر کے اور احمدیت کے بعض امتیازی مسائل کو چھوڑ کر اسے ایک ذاتی اور اپنی مملوکہ چیز کے طور پر شائع کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اور آپ کی تعلیم کو اس میں ظاہر نہ ہونے دیا۔ کہ مبادا مسلمانوں میں اس کی اشاعت کم ہو کر منافع میں خسارہ رہے۔

چونکہ مولوی صاحب نے ایک "قومی امانت" کو اس طرح ذاتی چیز بنا لیا تھا۔ اور پھر اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی تعلیم کو بھی نکال دیا تھا۔ اس لئے گو اس کی اشاعت تو ہوگئی۔ اور مولوی صاحب کو اس تجارت میں منافع بھی خوب ہوا۔ مگر اس کی اصل اور حقیقی غرض پوری نہ ہوئی۔ نہ تو اس سے احمدیت کی کوئی ترقی ہوئی۔ اور نہ ہی اس سے کوئی جماعتی رنگ میں استحکام پیدا ہوا خود مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس حقیقت کا اعتراف ہے۔ کہ ان کا یہ لٹریچر گو اشاعت اور منافع کے لحاظ سے ترقی پذیر رہا۔ مگر اس کا حقیقی ثمرہ انہیں حاصل نہیں ہوا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "یہ صحیح ہے کہ ہمارا لٹریچر مقبول ہوا۔ مگر وہ پھل کیوں نہ لگا جو لگنا چاہیئے"

(پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۳۸ء)

پھر اس ناکامی کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ "ہم نے اپنی جماعتی صورت کا انحصار ایک ایسی قوت پر رکھا ہے یا رکھنے کی کوشش کی ہے جو محض سراب اور ریگ رواں ہے۔ جس کی بین وجہ یہ ہے کہ آج تک ہماری توجہ صرف اشاعت اسلام کی طرف رہی ہے۔ ہم نے کبھی جماعتی استحکام کی طرف التفات کیا ہی نہیں"

پھر اسی مضمون میں لکھا ہے۔ "تنہا اشاعت اسلام سے مجدد کی آمد کی غرض پوری نہیں ہو جاتی۔ مامور من اللہ انسان پیدا کرنے آتا ہے۔ قلوب کو مسلمان بنانے آتا ہے۔ وہ اس لئے آتا ہے کہ اس کی آمد سے تمام آذری پر رعشہ خوف طاری ہو جائے۔ وہ ایک ایسی جماعت کو منظم کرتا ہے جو خدا کی رسی کو قوت کے ساتھ پکڑتی ہے۔ اور اس کے افراد ماسوا اللہ کسی سے مرعوب نہیں ہوتے"

(پیغام صلح ۱۷ جون ۱۹۳۸ء)

غیر مبایعین اور ان کے "حضرت امیر" کی ان عبارتوں سے واضح ہے۔ کہ ان کا لٹریچر حقیقی پھل نہیں لایا۔ اور ایک جماعت کا قیام اور اس کا استحکام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل غرض تھی۔ وہ انہیں حاصل نہیں ہوئی۔ اور یہ غرض انہیں حاصل ہو بھی نہیں سکتی تھی۔ کیونکہ انہوں نے دنیا اور اس کے دلدادگان کو خوش کرنے کے لئے خدا کے مقدس فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے مونہہ پھیر لیا تھا۔ وہ اپنی مصلحت وقت کے رَو میں بہے جا رہے تھے۔ پھر ایسی حالت میں ان کا کام بار آور کس طرح ہو سکتا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا۔ . . . . . یہ امور ایسے نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے۔ . . . . قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بے شک عمدہ طریق ہے۔ مگر رسمی طور پر اور تکلف اور فکر اور خوض سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک بالعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ تمام امور خدا تعالےٰ کے نزدیک فقط استخواں فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں"

(فتح اسلام)

پس جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا غیر مبایعین غور کریں کہ جب انہیں اس امر کا خود اعتراف ہے۔ کہ ان کے کام کو حقیقی پھل نہیں لگا۔ اور وہ اس بارے میں ناکام رہے ہیں۔ تو یقیناً وہ راستہ جس پر وہ گامزن ہیں صحیح نہیں

خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

آئندہ نسلوں میں عزت سے یاد کئے جانے کے کون مستحق ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"بے شک اس سال چندوں کی بھرمار ہے مگر جو کام ہمارے سامنے ہے وہ بھی بہت بڑا ہے۔ اور وہ اشاعت اسلام کے لئے مستقل جائداد کا پیدا کرنا ہے۔ جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پروا نہیں کریں گے۔ اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں جو اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کر دینگے کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت سے یاد کئے جانے کے مستحق ہیں"

"مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے۔ اور دوسرا انہی حالات میں سے گزرتے ہوئے ثابت کر دے کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مجبور ہیں انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں دوسروں نے قربانی کی۔ اور وہ کامیاب ہو سکے۔

پس وہ لوگ جنکی مالی حالت نہایت کمزور ہے۔ مشکلات میں چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں۔ اور بظاہر حالات ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس فوج میں شامل ہونا مشکل نظر آ رہا ہے۔ مگر وہ روحانی طاقت جو حضرت مسیح موعود پر سچا ایمان لاتے سے پیدا ہو چکی ہے۔ وہ ان کو اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینے دیتی۔ جب تک وہ اس فوج میں شامل نہ ہوں۔ وہ اگر مشکلات سے بے پروا ہو کر عزم اور ارادہ کر لیں تو اللہ تعالےٰ ان کے ایمان کے مطابق ان سے معاملہ کرے گا۔ اور اپنے غیب کے خزانہ سے وقت پر ان کے لئے مال مہیا کر دیگا۔ تا وہ اس کے راستہ میں قربان کر سکیں۔

تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہونے والوں کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور وہ ثواب کے خزانے محفوظ ہیں جو کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔ اور آج کی مشکلات چند روز کے بعد گزر جانے والی ہیں۔ اور بعد میں شامل نہ ہونے والوں کو یقیناً حسرت اور ندامت پیدا ہوگی۔ پس باوجود مالی مشکلات اور تنگیوں کے تحریک جدید سال پنجم کی قربانیوں میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج میں شامل ہو کر حمد الٰہی کے گیت گاؤ۔ مگر ضروری ہے۔ کہ ۱۰ فروری سے قبل وعدہ حضور کے پیش کر دو۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

قادیان کے جو لوگ اپنے نام لکھوائیں۔ تو چونکہ یہاں دوسرے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ اس لئے وُہ ساتھ ہی یہ ضرور لکھوائیں۔ کہ کس کس گاؤں میں سے وُہ احمدی بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس سے ایک تو ہمیں یہ پتہ لگ جائے گا۔ کہ کون کون سے گاؤں دوستوں کے مدنظر ہیں۔ اور پھر پروگرام بناتے وقت ہم یہ بھی دیکھ سکیں گے۔ کہ کسی جگہ ضرورت سے زیادہ لوگوں کا وقت ضائع نہ ہو۔ اور کام کو تقسیم کرنے کا اندازہ بھی کیا جاسکے گا۔ اور اس میں بہت سہولت رہے گی۔ اس لئے میں نے یہ رکھا ہے۔ کہ دوست

تعداد کے ساتھ جگہیں بھی بتا دیں

ہاں اگر کوئی خاص جگہ کسی کے ذہن میں نہ ہو۔ تو وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میں عام طور پر کوشش کروں گا۔ یا مثلاً تصنیف کا کام کرنے والے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا حلقہ اثر زیادہ وسیع ہوگا۔ کیونکہ ہمیں براہِ راست لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

مبلغین کے دورہ کے احمدی

شمار نہیں کئے جائیں گے۔ کیونکہ وُہ ان کے نہیں۔ بلکہ سلسلہ کے ہیں ان کا فرض ہوگا۔ کہ وُہ اپنی رخصت حاصل کرکے جس کا انہیں حق ہو تبلیغ کے لئے جائیں۔ اور پھر اس عرصہ میں احمدی بنا کر اپنا وعدہ پورا کریں اگر ان کے دَورہ کے احمدیوں کو ان کے وعدہ میں شمار کر لیا جائے تو یہ بالکل بے معنے بات ہوگی۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہوں گے کہ مختلف مقامات کے احمدی لوگوں کو تیار کرتے رہیں۔ لیکن ہمارا ایک مبلغ وہاں جاکر ایک آخری تحریک کے بعد ان سے بیعت کا خط لکھا دے اور کہہ دے کہ دیکھو۔ میں نے پچاس احمدی بنائے ہیں۔ ایسے احمدیوں پر ان کا کوئی حق نہیں۔ بلکہ یہ ان جماعتوں کا حق ہے۔ جو ان کو تیار کرتی ہیں۔ مبلغ تو ایسے موقعہ پر صرف

پوسٹ آفس کے افسر کا کام

کرتے ہیں۔ کہ بیعت کے خطوط لے کر بھجوا دیتے ہیں۔ اس لئے ان کو اپنے حق کی رخصت لے کر اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر صحیح طریق پر جماعت نے اس طرف توجہ کی۔ تو عنقریب نیک نتائج پیدا ہوں گے۔ ہندوستان میں بھی۔ اور ہندوستان سے باہر بھی۔ اور اگر اسی طرح ہر سال باقاعدہ کوشش کی جائے۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے قریبی عرصہ میں ہی

نمایاں کامیابی

حاصل ہوسکتی ہے۔ اس وقت تک تو چونکہ معین طور پر کام نہیں ہوا۔ اس لئے دوستوں نے بھی بے توجہی کی ہے۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب کہ یہ کام معین صورت میں شروع کیا جارہا ہے۔ قادیان کے دوست بھی اور باہر کے دوست بھی اس کی اہمیت کا احساس کریں گے۔ اور جلد از جلد اپنے وعدے بھجوائیں گے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر شخص اپنے وعدہ کو پورا کرسکے۔ بعض ایسے بھی ہوں گے جو اسے ٹھیک طرح پورا نہ کرسکیں گے مگر بعض ایسے بھی ہوں گے۔ جو وعدہ سے زیادہ احمدی بنا سکیں گے۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ بعض ایسے دوست جنہوں نے ایک یا دو کا وعدہ کیا ہو اللہ تعالےٰ ان کو دس بیس احمدی بنانے کی توفیق دیدے۔ یہ خدا تعالےٰ کی دین ہے۔ جیسی کسی کی نیت ہو ویسا ہی اللہ تعالےٰ اس پر فضل کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص زیادہ کوشش کرے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے کامیابی بھی زیادہ عطا کرتا ہے۔

تبلیغ کے لئے نفسیات کا خیال

رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ بہت سے لوگ تبلیغ کرتے وقت دوسرے کے خیالات کا احساس نہیں رکھتے۔ اور اندھا دھند باتیں کرتے جاتے ہیں۔ ان کی مثال اس نابینا شخص کی ہوتی ہے۔ جو لٹھ لے کر دشمن پر حملہ کرنے کے لئے سیدھا چلتا جاتا ہے۔ کمرہ کے اندر جو لوگ ہوتے ہیں۔ وُہ ایک کونہ میں کھڑے ہوتے ہیں اور نابینا اپنے سامنے لٹھ گھماتا رہتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ بغیر سوچے سمجھے تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات وفاتِ مسیح کا مسئلہ ہی رٹتے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگلا شخص اس کا پہلے ہی قائل ہوتا ہے۔ اور کبھی یہ ختمِ نبوت کے دلائل دیتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگلا خدا تعالےٰ کی ہستی کا بھی قائل نہیں ہوتا۔ یہ اس بحث میں پڑے رہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے۔ حالانکہ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی نبی نہیں مانتا۔ پس ہمیشہ

مخاطب کے دماغ کو پڑھ کر

بات کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مخاطب کے حالات کا مطالعہ کرنے اور اس کی بات کو سمجھنے کے بغیر تبلیغ کرنا لغو بات ہے۔ غیب کا علم صرف اللہ تعالےٰ ہی کو ہے۔ باقی کوئی نبی ہو۔ خلیفہ ہو۔ ولی ہو۔ یا کوئی مومن متقی ہو۔ ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ کہ دوسرے کے حالات پہلے معلوم کرے۔ اور پھر تبلیغ کرے۔ بسا اوقات لوگ اپنی عقائد ڈر کی وجہ سے بیان ہی نہیں کرتے مثلاً مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے والا دہریہ کبھی یہ بات نہیں کہے گا۔ کہ میں خدا تعالےٰ کو نہیں مانتا بظاہر وُہ مسلمان نظر آئے گا۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ بھی کہے گا۔ مگر دل میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کا بھی قائل نہ ہوگا۔ ایسے لوگوں کے ساتھ پہلے بات چیت کرکے ان کا اندرونہ معلوم کرنا چاہیئے۔ مثلاً ان کے ساتھ احمدیت کا ذکر شروع کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ ہے تو صداقت۔ مگر کئی لوگ اس کو اس واسطے نہیں مانتے۔ کہ ان کا

خدا تعالےٰ پر ایمان

ہی نہیں ہوتا۔ پھر کئی اس واسطے نہیں مانتے۔ کہ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد کے قائل نہیں۔ کسی کو جماعت کے بعض کاموں پر اعتراض ہے۔ اس لئے نہیں مانتا۔ پھر کئی سیاسی لحاظ سے اس جماعت کو خطرہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے صداقت کو قبول نہیں کرتے۔ اور اس طرح باتیں کرکے پہلے اس کا اندرونہ معلوم کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس کا مرض معلوم کرکے علاج کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس طرح

صحیح طریق پر تبلیغ

کرنی چاہیئے۔

پھر جو لوگ ان پڑھ ہیں۔ اور زیادہ علمی باتیں نہیں جانتے۔ وُہ جہاں تک خود بات چیت کرسکتے ہیں۔ کریں۔ اور پھر

زیرِ تبلیغ اشخاص کو قادیان لے آئیں

اور یہاں کسی عالم سے ملائیں۔ اس کے بعد اگر وُہ لوگ احمدی ہوں گے۔ تو یہ انہی کا کام سمجھا جائے گا۔ اس عالم کا نہیں جس نے ان کی تسلی کی علماء کا کام وُہ سمجھا جائے گا۔ جو وُہ رخصت کے ایام میں خاص پروگرام کے ماتحت کریں گے۔ اور جس میں ابتداء بھی ان کی طرف سے ہوگی۔

میں امید کرتا ہوں کہ

قادیان کے عہدہ دار

ایسی فہرستیں مکمل کر کے ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوا دیں گے۔ ایک قسم کی فہرستیں میں پہلے بنوا چکا ہوں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ پانچ سال سے اوپر عمر کے تنتیس سو احمدی مرد یہاں ہیں۔ اور اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ پندرہ سال سے بڑی عمر کے قریباً پچیس سو مرد ہونگے۔ پھر مدارس والے طالب علموں کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ ننگل۔ بھینی۔ کھارہ۔ بسرا وغیرہ دیہات ہیں۔ جو اوپر کی فہرست میں شامل نہیں۔ ان کو بھی اگر شامل کر لیا جائے۔ تو چار پانچ ہزار بالغ احمدی مرد قادیان اور اس کے نواح میں ہوں گے۔ اور اگر یہ سب اپنا فرض ادا کریں۔ تو

ایک سال میں تیس چالیس ہزار نئے احمدی

اس علاقہ میں بن سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر احمدی دو نئے احمدی بنائے تو صرف قادیان کے گرد نو دس ہزار نیا احمدی ہو جاتا ہے۔ ان کے بیوی بچوں کو شامل کیا جائے تو تعداد تیس چالیس ہزار تک جا پہونچتی ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ توجہ سے کام کیا جائے۔ اور محبت و پیار اور سنجیدگی سے تبلیغ کی جائے۔ تا محنت رائیگاں نہ جائے۔ تمسخر اور استہزا سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ آج کل تمسخر اور استہزا کی عادت بہت ہو گئی ہے۔ اور لوگ ہنسی مذاق میں بات کے اثر کو ضائع کر دیتے ہیں۔ ہنسی مذاق بھی ایک حد تک اچھا ہوتا ہے۔ مگر یہ تو کھانے میں نمک کے طور پر ہو سکتا ہے۔ کھانے میں نمک تو اچھا ہوتا ہے۔ مگر نمک کی روٹی پکا کر نہیں کھائی جا سکتی۔ زیادہ ہنسی مذاق روحانی کمزوری اور

تبلیغ میں روک کا موجب

ہوتا ہے۔ اس لئے تبلیغ سنجیدگی سے کرنی چاہیئے۔ مجھے بعض غیر لوگوں نے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ بعض احمدی تبلیغ کو جاتے ہیں تو راستہ میں شکار کرتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ رستہ میں اگر شکار کر لیں تو یہ ناجائز نہیں۔ مگر دیکھنے والوں پر اس کا یہ اثر ضرور ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ دراصل شکار کو آئے ہیں۔ اور تبلیغ ایک بہانہ ہے۔ اگر وُہ

سنجیدگی سے تبلیغ

کریں۔ اور کوئی اور کام خواہ وُہ کتنا ہی بے ضرر ہو نہ کریں۔ تو بہت زیادہ اثر ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ نہر پر چلے جاتے ہیں۔ کہ وہاں سے جو لوگ گزریں گے۔ ان کو تبلیغ کرینگے وہاں وہ خود نہاتے اور کھاتے پیتے بھی ہیں۔ اور گو ساتھ تبلیغ بھی کریں مگر دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے۔ کہ انہوں نے ٹرپ کیا ہے۔ اور سنجیدگی چاہتی تھی کہ وہ کوئی اور کام جس کا تعلق ان کی خواہشات و لذت سے ہوتا نہ کرتے تو دیکھنے والوں پر ضرور زیادہ اثر ہوتا ؛

میں امید کرتا ہوں کہ قادیان کے دوست خصوصاً اور باہر کے عموماً

محنت۔ جانفشانی اور دعاؤں کے ساتھ

اس کام میں لگ جائیں گے۔ اور معین صورت میں کوشش کریں گے اور پھر معینہ میعاد کے اندر فہرستیں مکمل کر کے بھجوا دیں گے ؛

مجلس مشاورت کے متعلق اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب دستور امسال مجلس مشاورت ایسٹر کی تعطیلات میں ۷۔ ۸۔ ۹ اپریل کو منعقد ہو گی ؛

پرائیویٹ سکرٹری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک اور نشان

کمال ڈیرہ سندھ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مباہلہ اور اسکا نتیجہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا کہ ۱۲ء۱۹۳۷ کو کمال ڈیرہ سندھ میں جماعت عالیہ احمدیہ اور غیر احمدیوں کے درمیان حق و باطل کے پہچاننے کی خاطر مباہلہ ہوا تھا۔ جس کا اعلان ہماری جماعت کی طرف سے الفضل اور فاروق میں اور غیر احمدیوں کی طرف سے (اخبار سندھ مسلم) نوابشاہ میں شائع ہوا تھا۔ ہماری جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور غیر احمدیوں کو پیر خواجہ محمد حسن جان سرہندی نے اجازت دی تھی۔ اور لکھا تھا کہ احمدی جھوٹے ہیں جلد تباہ ہو جائیں گے۔ مباہلہ کے وقت یہ عہد ہوا تھا۔ کہ میعاد ختم ہونے کے بعد ۱۹۳۸ء کو دونوں جماعتوں کے افراد اسی مسجد میں جمع ہوں تا پتہ لگے کہ خدا تعالےٰ کی رحمت کس جماعت پر ہے۔ اور لعنت کس پر۔ اور اگر کسی جماعت کا ایک آدمی بھی فوت ہوا۔ تو وُہ جھوٹی قرار پائے گی۔ اگر دونوں جماعتوں کو کچھ بھی نہ ہوا۔ تو پھر بھی احمدی جماعت جھوٹی ثابت ہوگی۔

۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء کو اس وعدہ کے ہوتے ہوئے ہم نے فریق مخالف کو اطلاع دے دی۔ کہ ۱۹ دسمبر کو ہم احمدی خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مسجد میں جمع ہوں گے۔ آپ بھی آجائیں۔ چنانچہ ہم مقررہ وقت پر مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور ان کا ایک آدمی ہم کو دیکھ کر چلا گیا۔ ہم ان کا انتظار کرتے رہے۔ گاؤں کے رئیس صاحب نے ان کے پاس ایک آدمی بھیجا۔ کہ احمدی جمع ہیں تم بھی آجاؤ۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے آدمی نہیں ہیں۔ اس لئے نہیں آئیں گے۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے اندازاً ایک گھنٹہ وہاں جمع ہونے کی وجہ۔ مباہلہ کا مقصد اور ان لوگوں کے حالات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت بیان کی اس کے بعد ایک غیر احمدی نے کہا احمدیوں نے رئیس اللہ وسایہ خاں کو بیماری کی حالت میں لکھا تھا کہ اگر آپ بیعت کر لیں گے تو بچ جائیں گے۔ پھر اس نے بیعت کی مگر فوت ہو گیا۔

اس کا جواب ماسٹر محمد پریل صاحب نے یہ دیا کہ رئیس اللہ وسایہ خاں مرحوم کو ہم نے ایسا ہرگز نہیں لکھا تھا۔ انہوں نے تو آپ ہی بیعت کی تھی۔ جب وُہ بیعت کا فارم لکھنے لگے تو خاکسار نے کہا کہ اللہ تعالےٰ آپ کو شفا عطا فرمائے اس پر مرحوم نے فرمایا۔ ماسٹر صاحب کیا میں نے بیعت اس لئے کی ہے۔ کہ بیماری سے نجات حاصل کروں۔ میں نے بیعت تو اس لئے کی ہے کہ مومن ہو کر مروں۔ اور خدا تعالےٰ راضی ہو۔ اور اس کے دو گواہ ہیں جو اس وقت موجود ہیں چنانچہ خاکسار اور رئیس صاحب کے بھائی نے گواہی دی۔ کہ یہ ٹھیک بات ہے۔ رئیس صاحب مرحوم کی بیعت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ جب مباہلہ ہوا تھا تو اس وقت رئیس صاحب غیر احمدی تھے۔ اور دونوں طرف کے صدر تھے۔

اس کے علاوہ اور تین آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا فریق مخالف کے دس آدمی جنہوں نے مباہلہ کیا تھا۔ ان میں سے ہر ایک پر کوئی نہ کوئی مصیبت نازل ہوئی۔ ایک شخص جو مخالفت میں بہت زیادہ حصہ لیتا تھا مر گیا۔ باقیوں کو جانی مالی اور عزت و آبرو کے لحاظ سے غیر معمولی حادثات پیش آئے۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ نے

امیر پیغام کے نام

از چودھری نعمت اللہ صاحب گوہر بی۔ اے

گر بہ از یچہ شوم ملزم ارباب کلام — گویم اے خواجہ کہ ہستی تو امیر پیغام
ہو کے مامورِ خدا آئے جو احمد کا غلام — حق ثنا اس کی کہے اور ملائک بھی تمام

وحی و الہام کا مورد ہو مسیحا ہو کر
آئیں جبریل وہاں ناصیہ فرسا ہو کر

اس قدر غیب کے اخبار خدا سے پائے — کوئی بھی اہل جہاں سے نہ مقابل آئے
روز و شب اپنی صداقت کے نشان دکھلائے — بڑی انجیل سے ساتھ اپنے کتاب اک لائے

ایسے صادق کا نبی نام رکھو گے کہ نہیں؟
راہِ باطل سے پھر اک بار ہٹو گے کہ نہیں؟

تم کہو گے کہ محدث بھی تو ہوتا ہے نبی — منہ سے تو کہدی مگر بات ہے یہ اجنبی سی
یوں مجازاً تو نبی شیخ بھی ہے۔ زاہد بھی — پر نبوت جسے کہتے ہیں۔ وہ ہے چیز بڑی

جز کو رتبہ کبھی کل کا نہیں دیتے ہشیار
پھر محدث کو نبی کہنا نہ حضرت زنہار

وعدہ امت سے ہوا تھا کہ یہ پائیگی تمام — پہلے صدیق و نبی پا چکے جتنے انعام
وعدہ پورا ہوا۔ امت کا ہوا خوب اکرام — پائے ایک ایک نے بڑھ بڑھ کے ولایت کے مقام

کچھ نہیں گنتی شہیدوں کی نہ صدیقوں کی
آج تک پر کوئی امت میں نہ آیا تھا نبی

مَیں جو قائل ہوں ابوبکرؓ کی صدیقی کا — ہوں تو لا ثانی علیؓ کی اسد اللہی کا
معتقد آلِ محمدؐ کی ہوں محبوبی کا — فخر رکھتا ہوں میں اس قوم کی مداحی کا

یہ سبھی پاک تھے۔ پاکوں سے ہے نسبت مجھکو
احمدی ہو کے بھی ہے ان سے محبت مجھکو

راست باز اور جو گذرے ہیں محمدؐ کے غلام — نام پر جن کے سدا ناز کرے گا اسلام
ہوں محدث کہ مجدد کہ تصوف کے امام — کس مسلمان کو ہے ان کے کمالوں میں کلام!

کس کا دِل گردہ کہ دعوئے نبوت کرتا
اپنی حد سے جو نکل جانے کی جرأت کرتا

ایک مخصوص تھا اعزازِ نبوت کے لئے — ایک منصوص تھا اعزاز رسالت کے لئے
لاکھ تم سعی کرو اپنی مشیخت کے لئے — میں نہ مانوں کبھی قرآن کی عزت کے لئے

نام لو اور کسی کا تو دہائی دیدوں
اپنے ایمان کے بدلے میں خدائی دیدوں

بات اک اور بھی ہم سنتے ہیں بے ڈھنگی سی — افترا آپ کا کہیئے اسے یا بے خبری
بات یہ زیب نہیں آپ کے منہ کو دیتی — "ہیچ ہے آپ کے نزدیک نبوت ظلی"

ماننا اس کا برابر ہے۔ اور اس کا انکار
ایک سا ہے آپ کے نزدیک سرور اور خمار

ہم نے جب دیکھا تو پایا کہ حقیقت ہے وہی — اس گلِ گلشنِ اسلام کی رنگت ہے وہی
پتیاں بھی وہی۔ زر بھی وہی۔ نکہت ہے وہی — ہم نے پہچان لیا۔ یہ تو نبوت ہے وہی

سرِ فاراں پہ جھلک جس کی نظر آئی تھی
طور نے جس کے چمکنے سے ضیا پائی تھی

ہوتے ہیں گفتۂ ابرار کے بھی دو پہلو — اور ہیں وحی کے انکار کے بھی دو پہلو
صاف ہوتے ہیں رخِ یار کے بھی دو پہلو — کیا نہیں آپ کی تلوار کے بھی دو پہلو

مردِ زیرک وہی ہوتا ہے جو ہر سو دیکھے
کیا ہی ناداں ہے جو بس ایک ہی پہلو دیکھے

جیسے کہتے ہیں کہ لاہور میں تھا اک کانا — گیا بازار میں اک روز کہ لے کچھ سودا
خوب دل کھول کے بازار کو اس نے دیکھا — بعد کچھ دیر کے سودا لئے گھر کو پلٹا

دوسرے رُخ پہ مگر اور دکانیں دیکھیں
اب کے بازار کی کچھ اور ہی شانیں دیکھیں

ہو کے حیران کھڑا تھا۔ یہ قضیہ کیا ہے؟ — عقل کو آ گیا چکر مرے مولا کیا ہے؟
کبھی دائیں۔ کبھی بائیں کو یہ نقشہ کیا ہے؟ — روزِ روشن میں یہ بازار کا پھرنا کیا ہے؟

مَیں ہی الٹا ہوں کہ بازار کا نقشہ الٹا
کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے یہ سیدھا الٹا

یہ عجب شہر ہے اور اس کے ہیں بازار عجب — اور اس شہر کے لوگوں کا ہے ہموار عجب
اجنبی آئے بدلتے ہیں یہ اطوار عجب — کارخانے ہیں ہیں یارب ترے اسرار عجب

بڑبڑاتا یونہی بازار سے گھر آ پہونچا
عقل کے اندھے پہ لیکن یہ معمہ نہ کھلا

ہے یہی قصہ مرے شہر کے داناؤں کا — حال کچھ پوچھو نہ اِن بادیہ پیماؤں کا
آبلہ خیزی سے یہ حال ہے اب پاؤں کا — دیس سے جیسے نکالے ہوئے راجاؤں کا

اے مرے دیدۂ خونبار بہا لے آنسو
یہ بھی مسکیں تھے کبھی زیرِ چنار لبِ جو

اہم ملکی حالات اور واقعات

یونینسٹ پارٹی سے تین ممبروں کی علیحدگی

پنجاب اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں جب شرح آبیانہ میں پچاس فیصدی تخفیف کی تحریک پیش ہوئی تھی۔ تو ایک یونینسٹ ممبر میاں نور اللہ صاحب نے اس کی تائید کرتے ہوئے اس میں ۲۵ فیصدی تخفیف کی ترمیم پیش کی تھی۔ ان کا یہ فعل پارٹی ڈسپلن کے خلاف سمجھا گیا۔ اب پنجاب یونینسٹ پارٹی کے پریذیڈنٹ سکرٹری صاحب نے اعلان کیا ہے کہ میاں نور اللہ صاحب نے چونکہ اس بے ضابطگی کے علاوہ بعض اور مواقع پر بھی پارٹی ڈسپلن کے خلاف اقدام کیا ہے۔ اور پارٹی لیڈر کے انتباہ کے باوجود اپنے رویہ پر مصر رہے ہیں۔ اس لئے لیڈر نے ان کو پارٹی سے نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے میاں صاحب موصوف کو کسی نہ کسی طرح اس فیصلہ کا علم ہوگیا۔ اور انہوں نے اس فیصلہ کے پہنچنے سے قبل ہی اپنا استعفیٰ بھیجدیا۔ اس کے بالمقابل میاں صاحب موصوف نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ چونکہ یونینسٹ پارٹی نے آبیانہ کی تخفیف کے معاملہ میں زمینداروں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک نہیں کیا اور تمام توقعات کو خاک میں ملا دیا ہے اس لئے میں نے اس پارٹی سے علیحدگی اپنا فرض سمجھا۔ اور پارٹی کے ساتھ وفاداری پر زمینداروں کی ہمدردی کو مقدم کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہوئے استعفیٰ دیدیا۔ ان کے علاوہ دو اور ممبر میاں عبد الرب صاحب (نکودر) اور سردار محمد حسین صاحب (چونیاں) کی پارٹی سے علیحدگی کی خبر بھی اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ پارٹی کے سکرٹری صاحب نے اپنے اعلان میں ان کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

کانگرس کی صدارت

بمبئی سے آمدہ ۲۰ جنوری کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مولانا ابو الکلام آزاد صاحب نے تری پور کانگرس کی صدارت کے مقابلہ سے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔ اور بارڈولی سے واپسی پر اس کا اعلان بھی کر دیا ہے

جس میں لکھا ہے کہ گذشتہ دو سالوں میں پارلیمنٹری سب کمیٹی کے کام کا مجھ پر اس قدر بوجھ رہا ہے کہ اس نے میری صحت کو برباد کر دیا ہے۔ اور اس وجہ سے میں اس قابل نہیں۔ کہ اس اہم ترین ذمہ داری کو سنبھال سکوں۔ نیز لکھا ہے کہ اگر مجھے صدر بنایا جائے تو فرقہ وار اتحاد کے لئے میں زیادہ موثر کوشش کر سکتا ہوں۔ نیز چونکہ کانگرسی گورنمنٹیں آئندہ مسلمانوں کے تحفظ کے لئے خاص کوششیں شروع کرنے والی ہیں اس لئے میرا پارلیمنٹری سب کمیٹی کا ممبر رہنا ضروری ہے تا میں اس کی نگرانی کر سکوں۔ آپ نے سفارش کی ہے کہ ڈاکٹر پٹا بھائی سیتا رامیہ کو یہ عہدہ سپرد کیا جائے۔ جو کہ علاقہ اندھرا کے لیڈر ہیں۔ اور اس علاقہ سے کسی شخص کو آج تک اس عزت سے سرفراز نہیں کیا گیا۔ ڈاکٹر پٹا بھائی آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کے صدر بھی ہیں۔ اور چونکہ کانگرس نے ریاستوں میں بھی ایجی ٹیشن شروع کر دی ہے۔ اس لئے بھی وہ اس عہدہ کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ تاہم بعض حلقوں میں یہ بھی خیال ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کو ہی دوبارہ صدر بنا دیا جائے۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ ہائی کمانڈ اس تجویز کے حق میں نہیں۔ مسٹر بوس نے اعلان کیا ہے کہ میں اس مقابلہ سے دست بردار نہیں ہونگا۔ اور اگر مجھے صدر منتخب کیا گیا۔ تو میں بخوشی اس کے لئے اپنی خدمات پیش کروں گا۔ بہر حال اب صدارت کے یہی دو امیدوار ہیں۔

مسلم لیگ کونسل کے مجوزہ وفود

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے گذشتہ اجلاس میں جو دہلی میں منعقد ہوا تھا۔ حاجی سر عبد اللہ ہارون صاحب نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ جن صوبوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ ان میں سے ذمہ دار اور معزز مسلمانوں کے وفود ان صوبوں میں بھیجے جائیں۔ جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ تا اکثریت والے صوبوں کے مسلمانوں کو یہ علم ہو سکے۔ کہ ان کے دوسرے بھائی کس قسم کی مشکلات میں سے گذر رہے ہیں۔ اور کانگرسی حکومتیں ان پر کیا کیا زیادتیاں کر رہی ہیں۔ اور ہندو اکثریت نے ان کو کس قسم کے خطرات میں مبتلا رکھا ہے۔ نیز ایک وفد معزز مسلمانوں کا ممالک غیر بالخصوص اسلامی ممالک کا دورہ کرے۔ تا مسلمانان ہند کی سیاسی پوزیشن اور روش کے متعلق ہندو پراپیگنڈا نے جو غلط فہمیاں پیدا کر رکھی ہیں۔ ان کو دور کیا جا سکے کونسل نے اس تجویز کو منظور کرتے ہوئے اس کا اہتمام مجوزہ وفود کے سپرد ہی کر دیا تھا۔ اور ایک سب کمیٹی مقرر کر دی تھی۔ جو اس تجویز کو عملی جامہ پہنائے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس سب کمیٹی کا ایک اجلاس ۲۹ جنوری کو لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں وفود بھیجنے کے لئے ضروری انتظامات اور امور طے کئے جائیں گے۔ اور پھر اس کے بعد جلد از جلد وفود روانہ کر دیئے جائیں گے۔

سر موصوف اس غرض کے لئے لاہور آ رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ جو افراد یا مجالس اس معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور اسے مفید بنانے کے لئے کوئی مشورہ دے سکتے ہوں۔ وہ ۲۸ تاریخ کو انہیں نیڈوز ہوٹل میں ملیں۔

ہندوستان میں ممالک غیر سے درآمد

ہندوستان میں ایک ایسا ملک ہے جس میں غیر ممالک کے تجارتی سامان کی کھپت بہت زیادہ ہو رہی ہے۔ اور اس کے افلاس کے مختلف وجوہ و اسباب میں سے ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ اس درآمد کی بعض تفاصیل ملاحظہ ہوں۔

سامان	روپیہ کا
سوتی اونی اور ریشمی کپڑا سالانہ	۸۳۵۸۹۸۵۸
مختلف مشینری و پرزے ،،	۱۴۷۸۱۰۹۶۷۰ ؍
موٹریں اور ان کے پرزے ،،	۶۵۶۳۳۷۰۷ ؍
چھری کانٹے وغیرہ ،،	۷۷۸۴۷۷۰ ؍
ادویات و دیگر کیمیکلز ،،	۵۱۷۱۲۰۲۳ ؍
سامان بجلی ،،	۳۶۱۲۸۵۰ ؍
لوہا و سامان لوہا ،،	۹۶۶۸۵۵۱۸۰ ؍
رنگ ،،	۴۰۰۹۳۳۰۸ ؍
ربڑ کا سامان ،،	۲۱۱۳۱۲۶۸ ؍
چینی و شیشے کا سامان ،،	۱۷۴۸۵۶۸۵ ؍
چمڑا و چمڑے کا سامان ،،	۱۹۔۔۱۱۵ ؍
فرنیچر لکڑی کا سامان ،،	۴۴۴۳۶۵۰ ؍
بندوق و گولی بارود سالانہ	۲۶۶۰۹۲۸ روپیہ کا
ٹائلٹ و آرائشی سامان ،،	۲۶۸۵۶۲۲۰ ؍
جوتے ،،	۲۱۱۹۳۰۸۰ ؍
کھلونے ،،	۴۳۵۲۶۸۹ ؍
بسکٹ و مٹھائیاں وغیرہ ،،	۳۲۰۲۱۸۱۰ ؍
تمباکو و سگریٹ وغیرہ ،،	۸۰۸۲۷۳۴ ؍
چینی وغیرہ ،،	۲۳۹۱۱۲ ؍
شراب ،،	۳۲۰۲۱۸۱۰ ؍
فروٹ وغیرہ ،،	۱۴۱۶۹۳۵۱ ؍
چائے ،،	۱۸۱۵۵۷۵ ؍
ڈاک تار و ٹیلیفون کا سامان ،،	۲۱۱۵۸۵۰۸ ؍

کانگرس اور فیڈرل سکیم

کانگرس کے مشہور لیڈر اور سی پی کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر کھارے نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جو لوگ اس خیال میں ہیں۔ کہ کانگرس فیڈرل سکیم کی مخالفت کرے گی۔ وہ سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔ گاندھی جی نے اس موضوع پر ایک مرتبہ میرے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے مجھ سے پوچھا تھا۔ کہ فیڈریشن کے نفاذ کے بعد پہلا وزیر اعظم تمہارے خیال میں کون ہونا چاہیئے۔ جس طرح کانگرس نے صوبجاتی آزادی کو منظور کر لیا ہے۔ اسی طرح فیڈریشن کو بھی کرے گی۔ یہ مخالفت تو محض اس وجہ سے ہے کہ گورنمنٹ اس سے متاثر ہو کر کانگرس کے حسب منشاء بعض تبدیلیاں اس سکیم میں کر دے۔

اس بیان کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ جب تک گاندھی جی کو کانگرس پر غلبہ و اقتدار حاصل ہے۔ اس وقت تک یہ جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ اگرچہ گاندھی جی کانگرس کے چار آنہ کے ممبر بھی نہیں۔ لیکن اس وقت ڈکٹیٹر بنے ہوتے ہیں۔ اور تمام کانگرسی صوبوں کے وزراء ان کے ماتحت ہیں۔ وہ جو کچھ چاہتے ہیں ان سے کرا لیتے ہیں۔ وزراء کی مجال نہیں کہ ان کی مرضی کے خلاف چلیں۔ کانگرس میں اس وقت سخت تنگدلی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس وقت اس کے اندر جو انتشار نظر آ رہا ہے۔ یہ ایسے ہی تنگ دل لوگوں کا پیدا کردہ ہے۔ اور اس کی تہ میں یہی ڈکٹیٹرانہ ذہنیت کار فرما ہے۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ کانگرس ترقی کرے۔ انہیں چاہیئے کہ اس ڈکٹیٹرشپ کا خاتمہ کریں۔

کے وقت قریباً ایک ہزار مسلمان جمع ہو گئے جنہوں نے گورنمنٹ کی دو یا مندر سکیم کے خلاف نعرے لگائے۔ گرفتار شدگان کو سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور ان پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔ اس کے بعد عدالت نے ملزمان کو رہا کر دیا۔ اور ۱۳ فروری کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔

فیڈرل سکیم اور والیان ریاست

۲۶ جنوری کو پونا میں گوکھلے انسی ٹیوٹ اور اکنامکس اینڈ پالٹیکس کے جلسہ میں ڈاکٹر امبید کر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کی مجوزہ فیڈرل سکیم انتہائی رجعت پسندانہ۔ ناقابل اصلاح اور ناقابل قبول ہے۔ اگر فیڈریشن نافذ کر دی گئی تو درجہ نو آبادیات تک پہنچنے کا راستہ بالکل بند ہو جائے گا۔ کیونکہ اس سکیم کو مرتب کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ درجہ نو آبادیات کے نفاذ کی کوئی صورت نہ رہنے دی جائے۔ آئین کو اس صورت میں بنا دیا گیا ہے۔ کہ فیڈرل سکیم کو ختم کئے بغیر پارلیمنٹ بھی اسے تبدیل نہیں کر سکتی۔

فیڈرل سکیم اس لئے بھی ترقی معکوس کی طرف لے جانے والی ہے۔ کہ اس سے راجے اور نواب فیڈرل لیجسلیچر پر غالب آ جائیں گے۔ اور برطانوی ہند کے نمائندوں کو ریاستوں میں دخل دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ سوال یہ ہے۔ کہ برطانوی ہندوستان میں ذمہ وار حکومت کے نفاذ کے لئے فیڈریشن میں ریاستوں کے داخلہ کی شرط کیوں لگائی گئی ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ شہزادگان ہند کو ملوکانہ مفاد کے طور پر استعمال کیا جائے اور برطانوی ہند میں جمہوریت کی بڑھتی ہوئی رو کو روک دیا جائے۔

ڈاکٹر امبید کر نے اس بات پر زور دیا کہ فیڈریشن صرف برطانوی ہندوستان کی بنائی جائے۔ اور ریاستی حکمرانوں کو پنشن دے کر علیحدہ کر دیا جائے صرف اسی صورت میں ریاستوں کی بدنظمی کو دور کیا جا سکتا ہے۔

جے پور میں مسلمانوں پر گولی چلائے جانے کا حادثہ

جے پور میں مسلمانوں پر ۲۷ جنوری کو گولی چلنے کے حادثہ کے متعلق خواجہ حسن نظامی صاحب نے جو اس موقع پر موجود تھے۔ ایک بیان شائع کیا جس میں لکھا ہے۔

جامع مسجد جے پور جو بالاخانہ پر ہے کے اندر جانے کا راستہ اس قدر تنگ ہے۔ کہ اس میں دو آدمی ایک وقت میں بمشکل داخل ہو سکتے ہیں۔ مسلمان اپنی ایک دوکان دے کر مسجد کا راستہ چوڑا کرنا چاہتے تھے جس کی اجازت ریاست سے ان کو نہیں ملتی تھی۔ یہ معاملہ سات برس سے وعدہ وعید میں پڑا ہوا ہے اس معاملہ میں ایک ۲۵ سالہ نوجوان نے اعلان کیا تھا کہ وہ اور ان کے ساتھی آئندہ جمعہ کو راستہ کھول لیں گے۔ وہ اور ان کی پارٹی سر سے کفن باندھ کر شہر میں گشت لگاتے رہے۔ ۲۷ جنوری بروز جمعہ جب لوگ نماز پڑھ چکے۔ تو خواجہ صاحب سے تقریر کرنے کے لئے کہا گیا۔ مگر مجمع نے صبر اور انتظار کے متعلق تقریر سننے سے انکار کر دیا۔ اور کہدیا۔ ہم سات برس سے صبر کر رہے ہیں۔ اب ہم کو کچھ اور سنائیے

اسی دوران میں یکایک غل ہوا۔ کہ سڑک پر جو لوگ جمع تھے۔ انہوں نے راستہ چوڑا کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ سنتے ہی مسجد کے اندر سے اور صحن سے اور چھتوں سے مسلمان دوڑ دوڑ کر دیوانہ وار زینے سے اترنے لگے۔ دس پندرہ منٹ تک سڑک سے غل شور کی آوازیں آتی رہیں۔ پھر گولیاں چلنے کی آوازیں آنے لگیں۔ تھوڑی دیر کے بعد گولیاں مسجد کے صحن میں بھی سڑک سے آنے لگیں۔ اور مسجد کے صحن میں زخمیوں کی چیخیں بلند ہوئیں۔ اور لوگوں نے سر سے کفن باندھ کر گشت لگانے والوں کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ کہ تم نے ہم کو جوش دلایا۔ اور اب مسجد میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ باہر کیوں نہیں آتے۔ جب گولیاں مسجد کے صحن میں آنے لگیں۔ تو ہجوم بھاگ کر اندر آ گیا۔ اور اس قدر ہجوم ہو گیا کہ سانس لینا بھی مشکل ہو گیا۔ سب لوگ حواس سے محروم ہو چکے تھے۔ باہر نکلنے والے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ کسی کو اپنے سوا دوسرے کا ہوش نہ تھا۔

جو لوگ مسجد کے صحن میں تھے۔ اور سڑک کی حالت دیکھ سکتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ جب سڑک کے مسلمانوں نے راستہ چوڑا کرنا شروع کیا۔ تو پولیس نے لاٹھی چارج کیا مسلمانوں نے بھی جواب دیا اور پتھر برسائے جس سے کہا جاتا ہے۔ کہ ۲۵ پولیس والے زخمی ہوئے۔ اور جب ہندو مجسٹریٹ کے سر پر پتھر لگا۔ اور وہ سخت زخمی ہو گیا۔ تو اس نے گولی چلانے کا حکم دے دیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی سب کمیٹی کا اجلاس

۱۹ جنوری کو آل انڈیا مسلم لیگ کی سب کمیٹی کا ایک جلسہ ممدوٹ ہاؤس لاہور میں ۱۱ بجے صبح سے ۴ ½ بجے شام تک منعقد ہوا۔ اس کمیٹی کا تقرر ایسے وفود مرتب کرنے کے لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ جو ممالک غیر اور ہندوستان سے مسلم اکثریت والے صوبوں میں بھیجے جائیں گے۔ حاضرین جلسہ میں سب کمیٹی کے تین ارکان حاجی سر عبداللہ ہارون سردار اورنگ زیب خان رہنمائے حزب الاختلاف سرحد اسمبلی اور نواب سر محمد شاہ نواز خان والئے ممدوٹ کے علاوہ متعدد سرکردہ مسلمان شامل تھے جنہیں ہندوستان کے مختلف حصوں سے غیر رسمی مشورہ کے لئے بلایا گیا تھا۔

مسلم اکثریت والے صوبوں اور ممالک غیر میں جن وفود کے بھیجے جانے کی تجویز کی گئی ہے۔ ان کی تشکیل کے متعلق غیر رسمی بحث و تمحیص کی گئی۔ قرار پایا۔ کہ اقلیت والے صوبوں کی مسلم لیگوں سے درخواست کی جائے۔ کہ ایسے نمائندوں کے دو گروہوں کے نام پیش کریں۔ جن میں ایک طرف تو آسام اور بنگال جانے والے وفود میں شامل کیا جائے گا۔ اور دوسری طرف سندھ پنجاب اور سرحد بھیجے جانیوالے وفود میں شامل کیا جائیگا۔ وفود آئندہ ۱۵ اپریل میں دورہ شروع کریں گے۔ اور ہر صوبہ میں تقریباً سات دن صرف کئے جائیں گے۔ وفود کے کام کو شہرت